سوال

(8)امانتوں کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امانتوں کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امانت اس شے کو کہتے ہیں جو کسی کے پاس رکھی جائے اور وہ اس کی بلا معاوضہ حفاظت کرے، نیز مالک جب چاہے اسے واپس لے سکے۔

مال کی حفاظت کرنے میں امانت دار کی حیثیت ایک وکیل کی سی ہوتی ہے، اس لیے اس کا عاقل وبالغ اور سمجھ دار ہونا ضروری ہے۔

امانت کی حفاظت کی ذمے داری وہی شخص قبول کرے جسے اپنے بارے میں یقین اور اعتماد ہو کہ اس کی حفاظت کر سکے گا۔ واضح رہے یہ انتہائی درجے کا ثواب کا کام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ"

"اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں مصروف رہتا ہے۔"[1]

نیز یہ لوگوں کی حاجت اور ضرورت بھی ہے جس شخص کو اپنے بارے میں علم ہو کہ وہ امانت کی حفاظت کرنے کی قدرت نہیں رکھتا ایسے ایسی ذمے داری ہرگز قبول نہیں کرنی چاہیے۔

1۔ امانت کے ضائع ہونے کی صورت میں مودع (جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے) ضامن نہیں ہوگا بشرطیکہ اس نے ذمے داری میں کوتاہی نہ کی ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اس کا اپنا مال ضائع ہو جائے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من أودع وديعة فلا ضمان عليه"

"امانت جس کے حوالے کی گئی اس پر ضمان نہیں۔"[2]

ایک روایت میں ہے :

"لاضمان علی موتمن"

"امین پر (امانت ضائع ہونے کی) ذمے داری نہیں۔"[3]

ایک اور روایت میں ہے :

"لاعلی المستودع غیرالمغل ضمان"

"خیانت نہ کرنے والے امین پرتاوان نہیں۔[4]

اس میں حکمت یہ ہے کہ امانت دار شخص اجروثواب کی خاطر امانت کی حفاظت کرتا ہے۔اگر بلاوجہ اس پر امانت کے ضیاع کاتاوان ڈال دیا جائے تولوگ اس ذمے داری کو قبول کرنے میں پس وپیش کریں گے جس سے کئی لوگوں کا نقصان ہوگا،نیز فوائد کے حصول کےلیے یہ باعث رکاوٹ ہے۔

اگرامانت دارنے امانت کے تحفظ میں کوتاہی سے کام لیا توتاوان اس پرڈالا جائے گا کیونکہ اس نے اپنی غلطی سے کسی کا مال ضائع کیا ہے۔

امانت دار کوچاہیے۔کہ امانت کوکسی محفوظ جگہ میں اس طرح سنبھال کررکھے جس طرح وہ اپنا مال رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے (عندالطلب) ادا کرنے کا حکم دیا ہے،چنانچہ ارشاد الٰہی ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ۵۸ ... سورة النساء

"اللہ تمھیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انھیں پہنچاؤ۔"[5]

ظاہر بات ہے کہ امانت کی صحیح صحیح ادائیگی تبھی ممکن ہے جب اسے سنبھال کررکھا جائے گا۔علاوہ ازیں جب امانت دارنے ایک امانت کورکھنا قبول کرلیا تواس پرلازم ہے کہ اس کی حفاظت میں پوراپوراالتزام واہتمام کرے۔

2۔اگرامانت جانورکی صورت میں ہے توامانت دار پرلازم ہے کہ اسے چارہ وغیرہ ڈالے۔اگراس نے اسے چارہ وغیرہ نہ ڈالا حتیٰ کہ وہ جانور مرگیا یا بیمار پڑگیا تو وہ ضامن ہوگا کیونکہ (مالک کا حکم ہویا نہ ہو) جانور کوچارہ ڈالنا اس کی ذمے داری میں شامل تھا،لہذا وہ نہ صرف ضامن ہوگا بلکہ اسے کھلانے پلانے میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے عنداللہ گناہ گار بھی ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانور کا اس پرحق تھا۔

3۔امانت دارکسی کی امانت کو(عادت معمول کے مطابق) آگے کسی ایسے شخص کے پاس حفاظت کےلیے رکھ سکتا ہے جس کے پاس امانت رکھنے کا اس کا عام معمول ہے،مثلاً:اس کی اپنی بیوی،غلام،خزانچی یا خادم۔اگران مذکورہ اشخاص میں سے کسی کے ہاں امانت ضائع ہوگئی تووہ ضامن نہ ہوگا بشرطیکہ یہ نقصان اس کی کوتاہی اور سستی سے نہ ہوا ہو کیونکہ اس کےلیے جائز ہے کہ وہ خودمال کی حفاظت کرے یا کسی اورپرذمے داری ڈال دے جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔

4۔اگراس نے کسی کی امانت کسی اجنبی شخص کے حوالے کردی جواس سے ضائع ہوگئی توپہلاامانت دارادائیگی کا ضامن ہوگا کیونکہ بلاوجہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا،البتہ اگرامانت کواجنبی شخص کے حوالےکیے بغیر چارہ نہ ہو،مثلاً:کسی کا وقت موت آگیا یا اس نے سفر کا ارادہ کرلیا اور وہ امانت اپنے ساتھ لے جانا نہیں چاہتا تواس میں کوئی حرج نہیں۔تلف

ہونے کی صورت میں وہ ضامن نہ ہوگا۔

5۔ اگر کوئی خوف ہو یا کوئی امانت دار سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ اسے مالک یا وکیل کے حوالے کر جائے وگرنہ اپنے ساتھ لے جائے بشرط یہ کہ کوئی خطرہ نہ ہو اگر سفر میں امانت کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو حاکم کے حوالے کر جائے۔ اگر دیانت دار اور امین حاکم یسر نہ ہو تو کسی با اعتماد، ثقہ شخص کے حوالے کردے جو اصل مالک تک پہنچا دے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر لوگوں کی امانتیں ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے کردی تھیں۔ اور سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا تھا کہ ان کے مالکوں کے حوالے کردے۔ [6]

6۔ اس طرح جس کو موت آجائے اور اس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں تو اس پر واجب ہے کہ ان کے مالکوں کو واپس کرے اگر مالک نہ مل رہے ہوں تو حاکم کے پاس یا جس پر اس کو اعتماد ہو اس کے پاس رکھ دے۔

7۔ اگر کسی نے امانت کی حفاظت میں کوتاہی یا تعدی سے کام لیا جس کے نتیجے میں امانت ضائع ہوگئی تو امین شخص پر ضمان لازم ہے، مثلاً: کسی نے جانور بطور امانت اپنے ہاں رکھ لیا اور اس پر چارہ کھلانے اور پانی پلانے کے علاوہ کے لیے سواری کی یا امانت کے طور پر رکھا ہوا کپڑا خرابی سے بچانے کے علاوہ کے لیے پہن لیا یا دراہم جو تھیلی میں محفوظ تھے انھیں باہر نکال لیا یا تھیلی کا تسمہ کھول لیا۔ ان احوال میں اگر امانت ضائع ہوگئی تو وہ ضامن ہوگا کیونکہ اس نقصان میں اس کی تعدی کو دخل ہے۔

8۔ امانت دار دعویٰ کرے کہ اس نے امانت اس کے مالک یا اسکے قائم مقام کو لوٹا دی ہے یا امانت دار دعویٰ کرے کہ اس کے ہاں جو امانت تھی اس کے ضائع ہونے میں اس کی کوتاہی نہ تھی تو دونوں صورتوں میں امانت دار کی بات کا اعتبار قسم کے ساتھ ہوگا کیونکہ وہ امین ہے۔ اور جو کچھ اس کے پاس تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ٥٨ ... سورة النساء

"اللہ تمھیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انھیں پہنچاؤ۔" [7]

کے مطابق "امانت" تھی نیز اصل یہ ہے کہ کسی انسان کو سچا ہی سمجھا جاتا ہے الایہ کہ اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل مل جائے۔

اسی طرح اگر امانت دار نے دعویٰ کیا کہ "امانت" آگ لگنے سے یا کسی اور حادثے میں ضائع ہوگئی ہے تو اس کی بات تب قبول ہوگی جب وہ اس حادثے کے واقعہ کے گواہ پیش کرے گا۔

9۔ صاحب مال جب بھی امانت دار سے اپنی امانت کی واپسی کا مطالبہ کرے تو اسے فوراً ادا کردی جائے۔ اگر اس نے ٹال مٹول کی اور امانت رکھی ہوئی چیز ضائع ہوگئی تو امانت دار ضامن ہوگا کیونکہ اس نے بوقت مطالبہ ادا نہ کرکے حرام کام کا ارتکاب کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1]۔ صحیح مسلم الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر حدیث 2699، ومسند احمد 2/296۔

[2]۔ (ضعیف) سنن ابن ماجہ الصدقات باب الودیعۃ حدیث 2401۔

[3]۔ (ضعیف) (سنن الدار قطنی 3/40 حدیث 2938۔

[4]۔ (ضعیف) سنن الدار قطنی 3/40 حدیث 2939۔

[5]۔النساء: 4/58۔

[6]۔المغنی والشرح الکبیر 7/280۔

[7]۔النساء: 4/58۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

مزارعت، مساقات اوراجارہ وغیرہ کے احکام: جلد 02: صفحہ 136